حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

● **اسلام اور انسانی حقوق** خطبات: مولانا زاہد الراشدی (تبصرہ: صبیح ہمدانی)

ضبط و تحریر: ناصر الدین خان عامر ضخامت: ۱۲۰ صفحات قیمت: ۱۲۵ روپے

ناشر: الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی کنگنی والا، گوجرانوالہ

''انسانی حقوق'' (Human Rights) مغرب اور اس کے فکر و فلسفے کے تناظر میں شاید سب سے زیادہ استعمال ہونے والی اصطلاح ہے۔ مغرب اپنی دراندازیوں اور بیرونی ممالک میں جنگی مہموں کا عموماً جو جواز اور توجیہہ پیش کرتا ہے وہ اسی ایک نکتے پر مشتمل ہوتا ہے۔ لیکن انسانی حقوق کی معنویت صرف جنگوں اور دراندازیوں سے ہی متعلق نہیں بلکہ اقوامِ متحدہ کے منشور کا محور ہونے کی وجہ سے انسانی حقوق کا فلسفہ موجودہ زمانے میں تشریع و قانون سازی، بین الملل تعلقات، سیاست و نظامہائے زندگی، جنگ و امن اور جدید اجتماعیت کے نظریوں کی بنیاد اور روح ہے۔

انسانی حقوق کے نظریے کی معاصر بین الاقوامی سیاست میں یہ اہمیت اور اس کے اثرات حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ کا پسندیدہ موضوع ہیں جس کے مباحث و مشتملات کی وضاحت میں وہ اپنی ہی اطلاع کے مطابق ربع صدی سے مشغول ہیں۔

زیرِ نظر کتابچہ اسی عنوان پر منعقد ہونے والی ایک سہ روزہ خصوصی نشست (فروری ۲۰۰۸ء، بمقام جامعہ انوار القرآن کراچی) کے محاضرات کی تحریری شکل ہے جسے حضرت مولانا کے صاحبزادے جناب ناصر الدین خان عامر صاحب نے کتابی شکل میں جمع کیا ہے۔ اسی طرح وضع عناوین و تخریج و ترتیب وغیرہ کی خدمات بھی سرانجام دی ہیں۔

ان خطبات میں اسلام اور مغرب کی اصطلاحوں میں انسانی حقوق کے یکسر مختلف ذہنی پس منظر ہونے کے بیان کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کے عالمی منشور (منشور اقوامِ متحدہ) کی شقوں کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تفصیلی جائزہ بھی شامل ہے۔ خطبات کے آخر میں انسانی حقوق کے عالمی منشور کا مکمل اردو متن بھی دیا گیا ہے۔

سخن گسترانہ جسارت یہ ہے کہ راقم کو بھی تقریباً ایک عشرہ پہلے حضرت مولانا کے اس موضوع کی انتہائی اہمیت بلکہ ہولنا کی کے عنوان پر افکارِ عالیہ سے بطور تلمیذ فیض یاب ہونے کا موقع ملا ہے، اسی طرح حضرت مولانا کے چند ایسے تلامذہ کی ہمنشینی کا شرف بھی حاصل رہا جو جامعہ نصرۃ العلوم میں دورہ حدیث کی جماعت میں اس موضوع پر انعام یافتہ مقالہ نگار تھے۔ لیکن ایک سوال جو حضرت مولانا کے پہلے درس کی سماعت کے فوراً بعد پیشِ خدمت کیا تھا آج بھی ذہن میں ویسے کا ویسا موجود ہے اور وہ ہے حل، تدارک، تلافی اور مقابلے کے لائحہ عمل کا سوال (یعنی پس چہ باید کرد)۔

اس عنوان پر حضرت مولانا کے ارشادات سے جو کچھ سمجھ میں آیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مغرب کی بدمعاشیاں اور غنڈہ گردیاں مغربی نقطۂ نظر سے کوئی جرم نہیں بلکہ ایک ناگزیر مقدس فریضہ ہیں اور باقاعدہ ایک فلسفہ پر مبنی ہیں۔ (یہاں فلسفہ کی